سلسلہ مفت اشاعت نمبر 120

تحسین العبادۃ

یعنی

بیمار پرسی کی خوبیاں

مصنف

حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف رضوی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔

۷۸۶

۹۲

محترم المقام جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک کتاب مفت شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک ارسال کی جاتی ہے گذشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لیے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت سال 2004ء کے لیے مفت سلسلہ اشاعت کی سالانہ فیس -/50 روپے مقرر کی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لیے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ ممبر شپ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 فروری ہے۔ 29 فروری تک موصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی۔

نوٹ :۔ اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔

نوٹ :۔ کسی مہینے کتاب نہ پہنچنے کی صورت میں خط لکھتے وقت اس سال ملنے والی کتابوں کا تذکرہ ضرور کریں، تاکہ ہمیں پریشانی نہ ہو۔ دوست احباب وغیرہ کے لئے فوٹو کاپی کروا سکتے ہیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

مرکزی دفتر: نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی 74000

فقط

محمد تابش اختری

شعبہ نشر واشاعت

....

نام .... ولدیت .... عمر ....

مکمل پتہ ....

....

سابقہ ممبر شپ نمبر ....

نوٹ: جن حضرات کو سال 2004ء کا فارم نہیں ملا وہ اس کی فوٹو کاپی کروالیں، سال 2003 کی کتابیں 109 تا 120 جن حضرات کو نہیں ملی وہ فارم کے ساتھ ہمیں مطلع کر دیں۔

تحسین العیادۃ

یعنی

بیمار پرسی کی خوبیاں

از

خلیفہ مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مفتی

محمد مجیب اشرف رضوی صاحب مدظلہ

بانی الجامعۃ الرضویہ، دار العلوم امجدیہ، ناگپور

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : تحسین العیادۃ" یعنی" بیمار پرسی کی خوبیاں

مصنف : خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف رضوی مدظلہ

ضخامت : ۴۰ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۲۰

اشاعت : فروری ۲۰۰۴ء، ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

ملنے کے پتے:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان،

نور مسجد کاغذی بازار، کراچی۔ 2439799

مدنی مدرسہ ضیاء القرآن

صدیق اکبر روڈ گھاس گنجی موسیٰ لین، کراچی۔

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی ۱۲۰ ویں کڑی ہے۔ جو کہ خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی مجیب اشرف رضوی کی تصنیف لطیف ہے جس میں موصوف نے بیمار پرسی یعنی مریض کی عیادت کے فضائل و برکات بیان کئے ہیں امید ہے کہ جمعیت کی سابقہ کاوشوں کی طرح یہ کاوش بھی ان شاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

ادارہ

فہرست عنوانات

تحسین العیادۃ (بیمار پرسی کی خوبیاں)

مریض کی عیادت کے فائدے ایک نظر میں

(۱) مریض کی عیادت اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے۔

(۲) " " " قرب الٰہی کا سبب ہے۔

(۳) " " " اللہ تعالیٰ کی حفاظت وضمانت کی سند ہے۔

(۴) " " " کرنے والے کو اللہ خوش آمدید فرماتا ہے۔

(۵) " " " کرنے والے کو فرشتے خوش آمدید کہتے ہیں۔

(۶) " " " کرنے والے کیلئے فرشتے صبح و شام دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(۷) " " " کرنے والے پر فرشتے صبح وشام درود بھیجتے ہیں۔

(۸) " " " کرنے و لے کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح و شام دعائے عافیت کرتے ہیں۔

(۹) " " " کرنے والے پر پچھتر ہزار فرشتے اپنے نورانی پروں سے سایہ کرتے ہیں۔

(۱۰) " " " کرنے والے جنتی ہیں۔

(۱۱) " " " کرنے والے جنت کی بہاروں میں ہوتے ہیں۔

(۱۲) " " " کرنے والے جنت کی کیاریوں میں ہوتے ہیں۔

(۱۳) " " " کرنے والے رحمت کے دریا میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

(۱۴) " " " کرنے والے دریائے رحمت میں تیرتے رہتے ہیں۔

(۱۵) " " " کرنی جنتیوں کی خصلت ہے۔

(۱۶) " " " نہ کرنے والا محروم القسمت ہے۔

(۱۷) " " " نہ کرنے والا غضب الٰہی کا مستحق ہے۔

(۱۸) " " " نہ کرنے والے سے قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔

(۱۹) " " " نہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

(۲۰) " " " کرنے والوں سے جہنم ستر سال کی دوری پر کردیا جاتا ہے۔

(۲۱) " " " کرنے والے جہنم کی بدبو سے بھی محفوظ رہیں گے۔

(۲۲) " " " مسلمان کا مسلمان پر اسلامی حق ہے۔

(۲۳) " " " کرنے والے کیلئے ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے۔

(۲۴) " " " کرنے والے کے نامہ اعمال میں ایک ہزار سال کا نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۵) " " " مسلسل تین روز تک گناہوں سے پاک کردیتی ہے۔

(۲۶) " " " کرنے والا جب قدم اٹھاتا ہے تو ایک گناہ معاف ہوتا ہے، جب قدم رکھتا ہے تو ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

(۲۷) " " " کرنے والا مریض سے دعا کروائے کہ اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

(۲۸) " " " کرنے والا ۷ بار پڑھے شفا ہوگی اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

(۲۹) " " " مریض کی دعا مقبول ہوتی ہے، حالت بیماری میں دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳۰) " " " مریض پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و شفقت ہوتی ہے، بشرطیکہ صبر و شکر سے کام لے۔

تمہید

رحمت عالم، سید اعظم، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، **خیر القرون قرنی ثم الذی یلونہ ثم الذی یلونہ**۔ یعنی میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے۔ پھر میرے زمانہ سے ملا ہوا زمانہ یعنی صحابہ کرام کا زمانہ پھر وہ زمانہ جو اس سے ملا ہوا ہے یعنی تابعین کا زمانہ، دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں زمانوں کے بعد شر و فساد کی گرم بازاری ہوگی۔

رات دن کا الٹ پھیر، چاند و سورج کی گردش اور موسموں کی تبدیلی کے ساتھ جس طرح روز اول سے زمانہ رواں دواں تھا ٹھیک اسی طرح اسی نظام قدرت کے تحت لگا بندھا آج بھی چل رہا ہے۔ نظام قدرت میں کوئی پھیر پھار نہیں ہوتی ہے۔ دراصل زمانہ کی اچھائی اور برائی کا تصور لوگوں کی اچھائی برائی کے اعتبار سے ہے۔ حضور نبی اکرم سید عالم ﷺ کے زمانہ خیر میں بھی حضرات اچھے بلکہ اچھوں سے اچھے تھے۔ خود سرکار ابد قرار ﷺ کی ذات بابرکات سراپا رحمت و انوار اپنی ظاہری حیات کے ساتھ جلوہ فرمائے عالم تھی اس لئے سب سے اچھے کی موجودگی نے زمانہ کو بھی سب سے اچھا بنا دیا۔

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

(اعلیٰ حضرت)

خیال رہے، کہ انسان کی اچھائی کا مدار مال و دولت اور عیش و عشرت پر نہیں ہے، بلکہ دل کی سچائی، ذہن کی صفائی اور کردار کی اچھائی پر ہے، یہی تین چیزیں اچھے معاشرہ کی بنیاد ہیں، جس معاشرہ میں نیک نیتی، روشن خیالی اور حسن عمل کی توانائی کی نورانی فضا چھائی ہوئی ہوگی اسی کو اچھا معاشرہ کہا جائے گا اور جن خوش نصیب لوگوں نے اچھے معاشرہ کی تعمیر و ترقی میں اپنے کردار و عمل سے حصہ لیا ہے وہی لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہیں ارشاد ربانی۔ **قد افلح من زکھا و قد خاب من دسھا** (پارہ ۳۰، آیت ۹ اور ۱۰) ترجمہ: بے شک مراد کو پہونچا

جس نے اسے (یعنی نفس کو) ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا
(کنزالایمان)

جب معاشرہ کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے تو معاشرہ میں ایمانداری، دیانتداری، ہمدردی، غمخواری، تعلقات کی پاسداری اور باہمی حقوق کی ادائیگی کی قدریں بڑھ جاتی ہیں اور معاشرہ میں ایک ایسی فضا قائم ہو جاتی ہے کہ ہر طرف، ہر گھر اور خاندان میں تعلقات کی استواری، محبت وملنساری اور امن وسکون کا نور پھیل جاتا ہے۔ جس کی روشنی میں زندگی گزارنے والا ہر فرد پائیدار لذت اور مستقل فرحت سے ہم کنار ہوتا ہے، گویا دنیا میں ہی جنت کے باغ و بہار کے مزے لوٹتا رہتا ہے۔

جب سچائی اور اچھائی کی قدریں گھٹ جاتی ہیں تو معاشرہ کی دیواریں ہل جاتی ہیں، بددیانتی بے ایمانی، مفاد پرستی، خودغرضی، مکر، فریب، جھوٹ، بغض، عناد، ظلم، بہتان اور شروفساد کی ہر طرف گرم بازاری ہوتی ہے۔ امن وسکون غارت ہو جاتا ہے۔ پھر معاشرہ تباہی کی آخری منزل پر پہونچ جاتا، اور بگڑے ہوئے معاشرے کے افراد ذہنی پستی اور دوسروں کی غلامی کا شکار ہو کر ذلت ورسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی پڑی رہتی ہے، نہ کوئی کسی کا ہمدرد ہوتا ہے نہ ہی کوئی مونس وغمخوار ملتا ہے، رشتہ داروں پر کیا گزر رہی کچھ خبر نہیں ہوتی، پڑوسی مر رہا ہے کہ جی رہا کچھ مطلب نہیں نہ دین سے غرض نہ دنیا سے سروکار نہ علم نہ ہنر سب بالائے طاق۔ **الامان و الحفیظ**

آج معاشرہ کو خراب کرنے والی تمام برائیاں ہم میں پھیلتی جارہی ہیں جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، مذہبی انحطاط، اخلاقی پستی اور سماجی افراتفری کے ماحول میں مسلمانوں کے سنبھلنے اور سدھرنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ ہے پیغمبر اسلام سید عالم رسول اکرم ﷺ کی حیات پاک، جو ساری کائنات کیلئے نمونہ عمل اور آئیڈل لائف ہے۔

جس کے متعلق قرآن کریم نے اعلان کردیا۔ **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة** یعنی اللہ کے رسول کی مقدس زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل موجود ہے خود

حضور اکرم ﷺ نے امت کو یہ پیغام دیا ہے علیکم بسنتی عند فساد امتی یعنی اے لوگو امت میں جب بگاڑ پیدا ہو جائے تو میری سنت کو مضبوطی سے تھام لو۔ بس سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ حضور اکرم سید عالم ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں اور نوری ہدایتوں پر عمل کرنے کیلئے اپنے آپ کو ہر طرح تیار کرلیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ کے اقوال وافعال، امت کی فلاح و بہبود کیلئے مستقل لائحہ عمل ہیں آپ کی آئینی اور قانونی حیات طیبہ سب کیلئے ضابطہ حیات ہے جو ہر دور میں یکساں مفید اور کامیابی کی آخری ضمانت ہے اور رہے گی، حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاکیزہ گفتار و کردار سے جو روشنی پھیلائی ہے اس روشنی میں چل کر دین و دنیا اور قبر و حشر کو نورانی چمک دار بنایا جاسکتا ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے سرکار سے التجا کرتے ہوئے کیا خوب شعر فرمایا ہے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

حضور اکرم ﷺ کی مقدس زندگی ایسی جامع ہے جس میں تہذیب اخلاق، تدبیر منزل اور سیاست مدن کے ہر گوشے کو بڑی خوبی کے ساتھ درست کرنے کیلئے رہنما اصول پائے جاتے ہیں کسی زاوئے سے کسی کمی اور کجی کا احساس تک ہونے نہیں پاتا۔ تہذیب اخلاق یعنی انسان کی ذاتی زندگی کو کامیاب بنانے کے رہنما اصول تدبیر منزل یعنی گھریلو زندگی کو کامیاب بنانے اور باہمی حقوق کی ادائیگی اور تعلقات کی استواری کے قوانین، سیاست مدن یعنی شہری اور ملکی زندگی میں تعلقات کی ہم آہنگی، سیاسیات ومعاشیات وغیرہ ضروریات، قوم وملک کی درستگی اور بحالی کے ضابطے، یہ سب اصول رسول اکرم سید عالم ﷺ کی مبارک جامع زندگی میں پورے آب وتاب کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔

آنکھ والا تیری عظمت کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضور اکرم سید عالم ﷺ کی ہر ایک سنت میں دین ودنیا کے ہزاروں فائدے پوشیدہ

ہیں برکات وحسنات کے ان پوشیدہ خزانوں سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں، جب کوئی مسلمان خلوص دل سے اپنے آقا کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارتا ہے تو خود ان کی برکتوں کو مختلف حالات میں محسوس کرنے لگتا ہے، آہستہ آہستہ اس کو اتنی لذت ملنے لگتی ہے کہ بے خود ہو کر پکار اٹھتا ہے۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
(اعلیٰحضرت)

حضور اقدس ﷺ نے جس طرح حقوق اللہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی تفصیلات بیان فرما کر ان کی ادائیگی پر پورا زور دیا ہے اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرمایا بلکہ حقوق العباد کے سلسلہ میں مزید تاکید فرمائی ہے، خاص طور پر لین دین، سلام کلام، دوستی، دشمنی، ملنا جلنا، شادی، بیاہ، موت، مٹی اور بیماری وتندرستی وغیرہ تمام باتوں میں احکامات جاری فرمائے اور عمل کرنے پر ثواب اور روگردانی پر عذاب کی تفصیلات بیان فرمادی ہیں، کبھی فرمایا جب آپس میں ملو تو سلام کیا کرو، اپنے مسلمان بھائیوں کو کھانا کھلاتے رہو، اس سے آپس کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی حکم دیا ملاقات کے وقت مصافحہ کیا کرو، جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے ہاتھوں کی حرکت سے دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے پتے درخت سے گرتے ہیں۔ کبھی فرمایا چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیا کرو، رحمت کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں، کبھی فرمایا جنازوں میں شرکت کیا کرو، پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا۔ کبھی حکم دیا مریض کی عیادت کیا کرو، مریض کے پاس بیٹھنا اللہ سے قریب ہونا ہے، جنت کے میوے چننا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اب غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مذکورہ بالا باتیں بظاہر معمولی ہیں مگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کرنے سے معاشرہ میں استحکام پیدا ہوگا اور سماجی ہم آہنگی کو بڑی قوت ملے گی، آپسی تعلقات استوار ہوں گے، باہمی ہمدردی ایک دوسرے کی غمخواری کے جذبات پروان

چڑھیں گے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کا حوصلہ پیدا ہوگا خود غرضی، مفاد پرستی، بغض حسد اور کینہ سے دل پاک ہو جائے گا۔ دعا ہے کہ رب العزت جل مجدہ اپنے عزت والے محبوب کے صدقہ میں سب مسلمانوں کو باعزت آبرومندانہ زندگی گزارنے کی توفیق وسلیقہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سماجی اور معاشرتی امور تو بہت ہیں ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس وقت ان میں سے صرف ایک بات پر گفتگو کریں گے اور وہ ہے مریض کی عیادت یعنی جب مسلمان بیمار پڑ جاتے ہیں تو دوسرے لوگ اس کو دیکھنے کیلئے جائیں اور جا کر اس کی مزاج پرسی کریں۔ اس سلسلہ میں حدیث کی کتابوں سے چند حدیثیں عنوان کی مناسبت سے بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے جس سے معلوم ہوگا کہ مریض کی عیادت معمولی اور بہت آسان کام ہے مگر دینی اور دنیاوی فائدے بہت ہیں۔

"بیماری بھی رحمت باری ہے"

بیماریاں دو قسم کی ہیں، جسمانی دوسرے روحانی، اسلام کا نظریہ اس بارے میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ خطرناک اور مہلک بیماری روحانی بیماری ہے۔ "نفاق"، قلبی اور روحانی بیماری ہے، یعنی زبان پر دوستی کے کلمات اور دل میں دشمنی کے جذبات کو نفاق کہتے ہیں، یہ بہت سخت اور مہلک بیماری ہے، جس کو لگ گئی وہ دنیا وآخرت میں ہلاک و برباد ہو گیا، حضور اقدس ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں جو لوگ نفاق کے مرض میں مبتلا تھے ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے فی قلوبھم مرض ان کے دلوں میں بیماری ہے، اسی نفاق کے سبب آخرت میں ہلاکت خیز اور دردناک عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے، ولھم عذاب الیم ان کے لئے دردناک عذاب ہے، خیال رہے اس قسم کی بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ سچے دل سے توبہ کر کے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جائے، نماز، روزہ، دوسرے نیک عمل یا جسمانی تکلیف سے اس کا علاج ممکن نہیں۔

رہی جسمانی بیماری یہ کوئی خطرناک اور مہلک بیماری نہیں ، بلکہ بہت سے روحانی بیماریوں کا یعنی گناہوں کا موثر علاج ہے، جسمانی بیماری دراصل رحمت باری اور انعام الٰہی ہے، بشرطیکہ بندہ صبر وشکر سے کام لے کر راضی برضا ہو جائے ، بزرگوں کی شان تو یہ ہے کہ بڑی سے بڑی تکلیف کا اس خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں جیسے آرام وراحت کا ہم جیسے کم ہمت کمزور لوگ ان کی برابری تو کر نہیں سکتے مگر کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ تکلیف کے وقت صبر واستقلال سے کام لیں ، جزع فزع اور بے صبری ظاہر کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے جانے نہ دیں، بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت ٹل نہیں جائے گی، پھر بے صبری سے فائدہ کیا؟ البتہ نقصان ہوگا کہ ملنے والا ثواب جاتا رہے گا، اور ثواب سے محرومی مسلمان کا سب سے بڑا نقصان ہے۔ **و تواصو بالصبر** مصیبت کی گھڑی میں صبر کرنے والے، دوسروں کو حکم دینے والے گھاٹے میں نہیں بلکہ ان کو فائدہ ہی فائدہ ہے، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رب کی مدد ورحمت ان کے ساتھ ہوتی ہے، **ان اللہ مع الصابرین** بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، کتنے کم نصیب اور نادان ہیں وہ لوگ جو بیماری کی تکلیفوں میں بجائے صبر کے بیہودہ کلمات منہ سے نکالتے ہیں، یہاں تک کہ بعض کلمات حد کفر کو پہنچ جاتے ہیں اس طرح مصیبت تو دور ہونے سے رہی دین بھی تباہ، دنیا بھی برباد اور کفر کی لعنت سر پر سوار، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔

مسلمان جب رنج وغم میں اور مصیبت وتکلیف پر صبر کرتا ہے تو صبر کرنے کے سبب اس کو بیشمار حسنات وبرکات اور دینی ودنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں حضور اکرم سید عالم ﷺ کے چند ارشاد مبارکہ احادیث کی معتبر کتابوں سے لے کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، مولیٰ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔ ان کو غور سے پڑھیے، پھر عمل کرنے کی کوشش کیجئے اور برکت وخیر کے قیمتی موتیوں سے اپنے دامن زندگی کو بھرتے جائیے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقہ میں سب کو توفیق خیر عطا فرمائے۔ آمین، آمین، یارب العالمین۔

”مریض کے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے“

حدیث: **عن انس بن مالك رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ المريض تحط عنه ذنوبه ـ**

(رواه الائمة احمد و ابو الدنيا ، الطبرانی فی الاوسط فی الصغير)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، بیمار کے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں۔

حدیث: **عنه قال : قال رسول الله ﷺ اذا مرض العبد ثلاثة ايام خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه ـ (رواه الامام احمد وغيرة)**

ترجمہ: حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ تین دن تک بیمار رہتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

حدیث: **عنه قال : قال رسول الله ﷺ ان دعوة المريض مستجابة و ذنبه مغفور (رواه الطبرانی)**

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی دعا مقبول اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیمار کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ بیمار صبر وشکر سے کام لے، بندہ مصیبت کی سخت گھڑی میں صبر کرتا ہے تو بڑے بڑے اجر وثواب کا حقدار بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تندرستی کی حالت میں جو اچھے کام کرتا تھا اب بیماری کے سبب نہیں کر پاتا تو اس کے نامہ اعمال میں اس کا بھی ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے جو اس کی نیکیاں لکھنے پر مقرر ہے، کہ اس کے لئے ویسے ہی اعمال لکھ جو بیمار ہونے سے پہلے کرتا تھا۔ یہ سلسلہ ابھی وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک وہ اچھا نہ ہو جائے یا پھر اسے موت آجائے، اس کے

علاوہ دوسری حدیثوں میں بھی یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ بیماری بھی مومن کے حق میں نعمت و رحمت ہے، اسی لئے بیماری کو برا کہنے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ ایک بار حضرت ام سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے، سرکار نے فرمایا: بخار کو برا نہ کہو کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو (یہ مسلم شریف کی روایت ہے) بہر حال بیماری مومن صابر و شاکر کیلئے آخرت میں نیکوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ شیوۂ زندگی اور ایمانی تقاضا بھی یہی ہے کہ مصیبت کی گھڑی میں صبر و شکر سے کام لیا جائے، مریض کو چاہئے کہ جب کوئی حال پوچھے تو کہے اللہ کا شکر ہے، وہ جس حال میں رکھے۔ الحمد لله علی کل حال۔

اسلام میں عیادت مریض کی اہمیت

حدیث: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل يقول يوم القيامة يا بن ادم مرضت فلم تعدني؟ قال يا رب كيف اعودك و انت رب العالمين قال اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتني عنده (الحديث) رواه الامام مسلم عليه الرحمة

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: مولیٰ! تو تو رب العالمین ہے، بھلا میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے خبر نہیں ہوئی تھی کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے، پھر بھی تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا۔ اضاف المریض الیه و المراد العبد تشریفا للعبد و تقریبا له یعنی اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے بیماری کو اپنی ذات پاک کی طرف اضافت فرمائی اور مراد بندے کی ذات کو لیا، اس سے بندے کی شرافت کو ظاہر کرنا مقصود ہے اور یہ بتانا کہ بیمار حالت مرض میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوتا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ جسم و جسمانیات اور تمام عوارضات و کیفیات سے پاک و منزہ ہے، نہ کبھی بیمار ہوا نہ ہوگا، اس کی عیادت کرنے نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، پھر بھی سوال اس انداز سے فرمایا تاکہ اس سے عیادت مریض کی اہمیت اور فضیلت خوب اچھی طرح واضح ہو جائے، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس عمل خیر سے جانتے بوجھتے بلاوجہ غفلت کرنی اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب ہے۔

یاد رکھیئے! کہ قیامت کے ہولناک، روح فرسا، جان کو پگھلا دینے والے دن جہاں بڑے بڑے اعمال کی پوچھ ہوگی، نمازیں کیوں نہ پڑھیں، روزے کیوں نہ رکھے، استطاعت کے باوجود حج کیوں ادا نہیں کیا، زکوٰۃ کیوں نہیں دی وہیں اس پریشانی اور حیرانی کے عالم میں عیادت سے غفلت برتنے والوں سے قہار و جبار مولیٰ جل مجدہ غضبناک ہوکر پوچھے گا کہ تم نے بیمار کی عیادت کیوں نہیں کی اس سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ مریض کی عیادت بڑی اہمیت رکھتی ہے، اس سے غفلت بڑی محرومی ہے، اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیماری کی حالت میں مریض کو بارگاہ الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے مریض کی عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے شرف سے نوازا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار اپنی بیماری کی حالت میں رحمٰن و رحیم پروردگار کی رحمت و شفقت کا حقدار ہوتا ہے، جب عیادت کرنے والا اس کے پاس جاتا ہے تو اس کو بھی رحمت کا حصہ عطا کیا جاتا ہے، اس لئے حضور اکرم سید عالم ﷺ نے مسلمانوں کو خاص طور پر مریض کی عیادت کا حکم دیا ہے۔

عیادت کا حکم

حدیث: عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول

اللہ ﷺ: عودوا المرضی و اتبعوا الجنائز تذکرکم الاخرۃ ۔

(رواہ الائمۃ احمد و البزار و ابن حبان فی صحیحۃ)

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا بیماروں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو، یہ باتیں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔

بیمار کی عیادت اور جنازوں میں شرکت کرنے میں دینی، دنیوی اور اخروی بہت سے فائدے ہیں انہیں فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آدمی جب اپنی آنکھوں سے بیمار اور مرنے والے کی عبرتناک حالت دیکھتا ہے تو بسا اوقات اس پر اس کا اثر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دنیا کی بے ثباتی اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوتا ہے اور اس کو بار بار یہ خیال آتا ہے کہ ایک دن میرا بھی یہی حال ہونے والا ہے۔ جب بار بار ذہن میں یہ تصور و خیال پیدا ہوتا رہے گا تو دل دنیا کے عیش و آرام اور لذتوں سے اوچاٹ ہو جائے گا، ہوا و حرص اور خواہشات نفس کے بجائے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کے حساب و کتاب کا سچا ڈر پیدا ہوگا، ظاہر ہے کہ جب انسان میں ایسی حالت پیدا ہو جائے گی تو خود بخود تقوی، طہارت، ریاضت و عبادت میں مشغول ہو کر آخرت کی تیاری میں لگ جائے گا، جو اس کی تخلیق کا مقصود اصلی ہے، اب وہ ایسے کاموں سے نفرت کرے گا جو رب کی ناراضی کا ذریعہ ہوں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص دن میں ستر بار موت کو یاد کرے گا، اس کا دل زندہ رہے گا۔ دراصل دل کی زندگی خشیت الٰہی سے ہے اور خشیت ربانی وہ عظیم دولت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا مضبوط ذریعہ ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ **رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ** یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (رضائے الٰہی کی یہ بشارت) ان کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

جس دل میں خوف الٰہی اور خشیت ربانی نہیں ہے وہ بغیر بریک کی گاڑی کی طرح ہے، جس کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس گھڈے میں گر جائے، کس سے ٹکرا جائے، ایسی گاڑی ہمیشہ

قابو اور کنٹرول سے باہر ہوتی ہے، اپنے سواروں کو کب اور کہاں لے جا کر مارے کچھ نہیں کہا جا سکتا، جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں وہ مذہب کے کنٹرول سے باہر ہوتا ہے۔ شیطان اس کو گمراہی اور بدعملی کی پرخار وادی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نفس اور شیطان کے شر سے بچائے اور ہر دل میں اپنا خوف پیدا فرمائے۔ آمین

مریض کی عیادت اسلامی حق ہے

حدیث: **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادۃ المریض و اتباع الجنائز و اجابت الدعوۃ و تشمیت العاطس۔**

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازہ میں شرکت کرنی (۴) دعوت قبول کرنی (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

مسلم شریف کی دوسری روایت میں (۶) چھ باتوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

حدیث: **حق المسلم علی المسلم ست قیل و ما ھن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ و اذا دعاک فاجبہ و اذا استنصحک فانصح لہ و اذا عطس فحمد اللہ فشمتہ و اذا مرض فعدہ و اذا مات فاتبعہ ۔**

(رواہ الترمذی، و النسائی نحو ھذہ)

ترجمہ: حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ قسم کے حقوق ہیں، لوگوں نے عرض کی وہ کیا ہیں یا رسول اللہ! فرمایا جب مسلمان سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو، جب بلائے اس کے بلاوے کو قبول کرو، جب نصیحت کی باتیں سننے کی خواہش

کرے اس کو نصیحت کرو، چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس کے چھینک کا جواب دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب انتقال کر جائے اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

صانع عالم، خالق کائنات، جل مجدہ نے اپنی تمام مخلوقات کیلئے ایک دوسرے کے حقوق متعین فرمائے ہیں اور امن عالم وحسن معاشرہ کے نظام کو انہیں حقوق کی بروقت برمحل ادائیگی کے ساتھ مربوط اور مستحکم فرمایا، اللہ جل مجدہ کا حق مخلوق پر، رسول کا حق امت پر، ماں باپ کا حق اولاد پر، اولاد کا حق ماں باپ پر، بھائی کا بھائی پر، خاندان کا خاندان پر، رشتہ دار کا رشتہ دار پر، پڑوسی کا پڑوسی پر اور مسلمان کا مسلمان پر حق ہے جب ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی ہوتی ہے تو فتنہ وفساد، لڑائی، جھگڑا، بے امنی، بے چینی، خود غرضی، مفاد پرستی، عداوت و شقاوت کی فتنہ سامانیاں زندگی کے امن وسکون کو تباہ و برباد کر کے معاشرہ کو مفلوج بنا دیتی ہیں۔ اس لئے اسلام نے تمام چھوٹے بڑے حقوق کی ایک طویل فہرست تیار کر کے ان کی ادائیگی پر دینی ودنیوی اور اخروی فوائد مرتب کئے ہیں ان کو صاف صاف اور بار بار بیان کر دیا ہے اور ان کے ادا کرنے پر پورا زور صرف فرمایا ہے، انہیں حقوق میں سرفہرست مریض کی عیادت کو رکھا گیا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں مریض کی عیادت اور جنازے میں شرکت کا ذکر ہے، جس سے ان کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

مریض کی عیادت کو حقوق کی فہرست میں اس لئے بھی اہمیت حاصل ہے کہ عیادت مریض دلوں کی کدورتوں سے پاک اور شقاوت کے زنگ سے صاف کر دیتی ہے، عیادت کرنے سے عیادت کرنے والے اور مریض کے تعلقات اگر استوار ہیں تو اس میں مزید استواری اور مضبوطی آتی ہے۔ تعلقات اگر خراب ہیں تو خرابی دور ہو کر استواری آتی ہے عیادت کرنے والا مریض کی بے بسی، بے چینی، کمزوری سے متاثر ہو کر اس کا ہمدرد اور خدمت گزار بن جاتا ہے اور مریض اپنے دشمن کی خدمت گزاری اور ہمدردی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس طرح اس کے دل میں اس کیلئے جگہ بن جاتی ہے اور عداوت وشقاوت کے میل صاف ہو جاتے ہیں۔ اس طرح تعلقات پہلے سے زیادہ مستحکم بن جاتے ہیں، مریض کی

آل، اولاد، رشتہ دار اور اہل خاندان سب اس کو اچھی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، اس لئے ماننا پڑے گا کہ عیادت مریض ایک اچھے معاشرہ کی اہم کڑی ہے، مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں جن اسلامی حقوق کو بیان کیا گیا ہے وہ کل آٹھ ہیں (۱) ملاقات کے وقت سلام کرنا (۲) سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دینا (۳) مریض کی عیادت کرنا (۴) جنازے میں شرکت کرنی (۵) دعوت کو قبول کرنا (۶) چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو چھینک کا جواب دینا (جواب یہ ہے کہ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے) (۷) جب کسی کام کیلئے بلائے تو مسلمان کی مدد کرنا (۸) جب کوئی مسلمان نصیحت کی خواہش کرے تو اس کو نصیحت کرنا، ان حقوق کے علاوہ بہت سے حقوق حدیث اور علماء کی کتابوں میں ملیں گے۔

مسئلہ : علمائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے کہ جس طرح نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اسی طرح مریض کی عیادت بھی واجب کفایہ ہے۔

وہ پانچ باتیں جن پر عمل کرنے والے کو جنت کی بشارت

حدیث: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول خمس من علمھن فی یوم کتبہ اللہ من اھل الجنۃ، من عاد مریضا و شھد جنازۃ و صام یوما و راح الی الجمعۃ، اعتق رقبۃ ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحۃ

ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک دن میں پانچ کام کر لئے تو اللہ اس کا نام جنتیوں میں لکھ لے گا (وہ پانچ یہ ہیں) مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، دن میں روزہ رکھنا، جمعہ کی نماز پڑھنا، اور غلام آزاد کرنا۔

جس نے ایک ہی دن میں مذکورہ پانچ کام کر لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس خوش نصیب کو جنتیوں میں شامل فرمائے گا، جمعرات کو شب میں کسی مسلمان کے انتقال کی خبر ہو

جائے تو روزہ کی نیت کرے یا صبح معلوم ہوا اور کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو وہ بھی روزے کی نیت کر سکتا ہے، پھر محلہ پڑوس یا شہر میں جو بیمار ہو اس کی عیادت کرے، جمعہ کی نماز ادا کرے اور غلام آزاد کرے، مگر اس زمانے میں غلام کہاں کہ آزاد کیا جائے البتہ اتنی رقم صدقہ کر کے اس ثواب کو حاصل کرنا ممکن ہے اس عظیم شرف کو حاصل کرنے کے لئے دوسری حدیث میں ایک آسان نسخہ تجویز فرمایا گیا ہے مذکورہ حدیث شریف میں پانچ باتوں کا ذکر ہے اور مندرجہ ذیل حدیث شریف میں چار کا ذکر ہے اور جمعہ کی قید نہیں۔

چار کام ایک دن میں کرنے والا جنت میں داخل ہوگا

(شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث: عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ :من اصبح منكم اليوم صائما ؟ فقال ابو بكر: انا ،فقال : من اطعم منكم اليوم مسكينا ؟ فقال ابو بكر: انا، فقال :من تبع منكم اليوم جنازة ؟ فقال ابو بكر: انا، فقال: من عاد منكم اليوم مريضا ؟ فقال ابو بكر : انا ،فقال رسول الله ﷺ :ما اجتمعت هذه الخصال قط في رجل الا دخل الجنة ـ (رواه ابن حبان في صحيحة)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کون ہے جس نے آج روزہ رکھا؟ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: میں نے، پھر آپ نے فرمایا: کہ آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ آج کس نے جنازہ میں شرکت کی ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں نے، پھر سوال فرمایا کہ آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں عرض کی: میں نے، اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب یہ عمدہ خصلتیں کسی میں ایک دن

میں جمع ہو جائیں تو وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں مریض کی عیادت کا ذکر آیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کی فہرست میں جہاں نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کو اولیت وفضیلت حاصل ہے وہیں مریض کی عیادت کو بھی اہمیت وفضیلت حاصل ہے، نماز وروزہ اور صدقہ وخیرات پر اجر عظیم وثواب کثیر کا وعدہ کیا گیا ہے، اسی طرح مریض کی عیادت بھی اجر عظیم اور خیر کثیر کے حصول کا موثر اور مضبوط ذریعہ ہے۔ مسلمانوں کو اس عمل خیر سے غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنتیوں کی عادات واطوار اپنانے اور اعمال خیر کی ادائیگی میں سبقت فرما کر سب پر برتری کا مقام حاصل کیا اس میں بھی آپ کا کوئی ہمسر نہیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کی اولیت اولویت اور عظمت وفضیلت کا پایا اتنا بلند ہے جہاں تک کسی کی رسائی نہیں، آپ کی زندگی پوری امت کیلئے نمونہ عمل ہے رضی اللہ تعالیٰ و ارضاہ عنا۔

پانچ باتوں میں سے ایک پر بھی عمل کرنے والا اللہ کی ضمان میں ہوگا

حدیث: عن معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله ﷺ:خمس من فعل واحدة منهن كان ضامنا على الله عزوجل ، من عاد مريضا او خرج مع جنازة او خرج غازيا ، او دخل على امام يريد تعزيره و توقيره او قعد في بيته فسلم الناس منه و سلم من الناس ـ (رواه الامام احمد في مسنده و ابن حبان في صحيحه و ابو يعلى و ابن خزيمة ـ)

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے گا اللہ عزوجل کی ضمان (امان) میں آجائے گا، مریض کی عیادت کرے، یا جنازہ کے ساتھ جائے، یا اللہ کی راہ میں جہاد کرے، یا امام کے پاس اس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے حاضر ہو یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے، کہ لوگ اس

سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔

یہ پانچ باتیں اسلامی مسائل، ایمانی خصائل اور اخلاقی فضائل سے ہیں، آدمی ان باتوں کو اپنا کر فوز و فلاح کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے، اس حدیث پاک میں مریض کی عیادت کو سب سے پہلے ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس سے اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، دوسرے نمبر پر جنازہ میں شرکت کرنے کا ذکر ہے، تیسرے نمبر پر اللہ کی راہ میں دین کی سر بلندی کی خاطر جہاد کرنے کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ جہاد میں جان، مال، آل اولاد اور وقت کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ جہاد کتنا کٹھن، مشکل اور صبر آزما کام ہے، جہاد کرکے اللہ کی ضمان و امان کا حقدار ہونا کس قدر مشکل ہے، مگر رحمت عالم ﷺ نے اپنی امت کے کمزور و ناتواں لوگوں کیلئے اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کرنے کیلئے آسان راستہ نکال دیا ہے کہ مریض کی عیادت کرو اور اللہ کی حفاظت میں آجاؤ۔ یاد رہے! جو اللہ تعالیٰ کی ضمان و امان میں آگیا وہ شیطان کے ہر خطرے سے محفوظ ہوگیا۔

چوتھے نمبر پر امام کی خدمت میں اس کی تعظیم و توقیر کے جذبہ کے ساتھ حاضر ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ امام سے مراد خلیفہ وقت اس کا نائب قاضی شرع علماء مشائخ اور دوسری شخصیتیں جو تقوی و طہارت اور دینی بزرگی و کرامت کی حامل ہیں، دینی پیشواء، علماء و مشائخ کی خدمت میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کرتے وقت دل میں ان بزرگوں کی تعظیم و توقیر کا ارادہ ہونا واجب اور ضروری ہے اس مخلصانہ ملاقات کا عظیم فائدہ یہ ہے کہ اللہ کی ضمان و امان میں آجائے گا، پانچویں نمبر پر اپنے گھر میں عزت و آبرو کو بچا کر بیٹھ جانے کو بیان کیا گیا ہے، انسان کے گوشہ نشینی کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو اس کی کسی بات اور حرکت سے ایذا نہ پہنچے اور نہ ہی لوگ اس کو ایذا پہنچا سکیں، گوشہ تنہائی میں اسی جذبہ خیر کے ساتھ بیٹھ جانا اللہ تعالیٰ کی ضمان میں اپنے آپ کو پہنچا دینا ہے۔

مریض کی عیادت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خوش آمدید فرماتا ہے

حدیث: عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ: اذا عاد الرجل اخاہ او زارہ قال اللہ تعالیٰ طبت و طاب ممشاك و تبوك منزلا فی الجنة ۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت یا ملاقات کیلئے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا اور جنت میں ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنالیا۔ طبت اور طاب ممشاك اس جملہ کو اہل عرب اپنے مہمان کی عزت افزائی اور خوش آمدید کے وقت بولا کرتے ہیں تاکہ مہمان کو آتے ہی یقین ہوجائے کہ میرا میزبان مجھ سے راضی ہے اور میرا آنا اس کیلئے باعث مسرت و شادمانی ہے۔ جس طرح ہم اپنے مہمان سے خوش ہوکر خوش آمدید اور ویل کم Welcome کہہ کر اس کا استقبال کرتے ہیں، بلاتمثیل اللہ جل مجدہ عیادت کیلئے جانے والوں سے خوش اور راضی ہوکر ان کی عزت افزائی کیلئے خوش آمدید کہتا اور ان کے اس عمل کو سراہتا ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے۔

حدیث: من عاد مریضا ناداہ مناد من المساء طبت و طاب ممشاك و تبوك من الحنة منزلا ۔

ترجمہ: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے تو اچھا ہے اور تیری روش بڑی پاکیزہ ہے۔ تو نے جنت میں اپنا مسکن بنالیا، سبحان اللہ، عیادت مریض کتنا پاکیزہ عمل ہے کہ آسمان والے اس پاکیزہ روش سے خوش ہوکر اس کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عیادت کرنے والا جنت کے باغ و بہار میں ہوتا ہے

حدیث: عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ ﷺ: ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع ۔ (رواه الائمة احمد و مسلم ، و الترمذی ۔)

ترجمہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو لوٹتے تک جنت کے باغ و بہار میں سیر کرتا رہتا ہے۔ اور جنت کے میوے اور پھلوں کو چننے میں مصروف رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رحمت الٰہی کے پھل و پھول سے اپنے دامن عمل کو بھر لیتا ہے۔ مریض کی عیادت مومن کی روحانی غذا ہے۔ جس سے روح کو خاص فرحت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

باوضو عیادت کرنے کا عظیم فائدہ

حدیث: عن انس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ ﷺ : من توضا فاحسن الوضوء و عاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم سبعین خریفا قلت یا ابا حمزة ما الخریف قال العام ۔ (رواه ابو داؤد ۔)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خوب اچھی طرح وضو کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا ثواب حاصل کرنے کی غرض سے۔ تو اس کو جہنم سے ستر سال کی دوری پر کر دیا جائے گا یعنی جہنم سے اس طرح دور کر دیا جائے گا کہ دور کا واسطہ بھی نہ رہے۔ باوضو عیادت کرنے والوں کو یہ عظیم فائدہ بھی حاصل ہوگا۔

عیادت کرنے والے پر ستر ہزار فرشتے صبح و شام درود بھیجتے ہیں

حدیث: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال سمعت رسول اللہ ﷺ

یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی مسی و ان عاد عشیة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح و کان له خریف فی الجنة ۔ (رواه الامام الترمذی و قال حسن غریب والامام ابو داؤد موقوفا علی سیدنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه)

ترجمہ: سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کو گیا تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں، اور اگر شام کو عیادت کی تو صبح تک درود بھیجتے ہیں یعنی اس کیلئے دعا رحمت و مغفرت کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب مقرب بندوں کی دعائیں اکثر قبول ہوتی ہیں، فرشتے اللہ تعالیٰ کے معصوم مقرب بندے ہیں ان کی مبارک زبانوں سے نکلی ہوئی دعائیں ضرور شرف قبولیت پائیں گی، پھر ایک دو نہیں، ستر ہزار فرشتے بیک زبان مسلسل ۱۲/۱۲ گھنٹوں تک عیادت کرنے والے کے حق میں بخشش اور رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: ما من رجل یعود مریضا ممسیا الا خرج معه سبعون الف ملك یستغفرون له حتی یصبح و کان له خریف فی الجنة و من اتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملك یستغفرون له حتی یمسی و کان له خریف فی الجنة ۔

ترجمہ: یعنی جو کوئی مریض کی عیادت شام کے وقت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح تک اس کیلئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کیلئے جنتی باغ ہے اور جو شخص صبح کو عیادت کیلئے گیا تو اس کے ہمراہ بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں وہ شام تک اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں باغ ہے۔

عموماً عیادت کرنے والوں کیلئے ناشتہ پانی خاطر تواضع کا اہتمام نہیں ہوتا نہ ہی ہنسی مذاق اور تفریحی دلچسپی کا کوئی سامان ہوتا ہے بلکہ رنج وغم، کرب و بے چینی کا ماحول ہوتا ہے باوجود اسکے جب مسلمان کسی کی عیادت کو جاتا ہے تو اس کا یہ جانا صرف انسانی ہمدردی اور اسلامی وایمانی جذبہ کی بنیاد پر ہوتا ہے جو رضائے الٰہی اور خوشنودی مولیٰ کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عیادت کرنے والوں کیلئے اس عمل خیر کے صلہ میں آخرت کی راحت اور جنت کی نعمتوں کا انتظام فرما دیتا ہے جو بندوں کو دراصل آخرت میں عطا کی جائیں گی خیال رہے کہ یہ فضیلت صبح وشام کے ساتھ خاص نہیں جس وقت بھی عیادت کی جائے گی اس کو ثواب ملے گا۔ چنانچہ محدث جلیل امام حاکم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں روایت نقل فرمایا ہے۔

مامن مسلم يعود مسلما الا يبعث الله اليه سبعين الف ملك يصلون عليه فى اى ساعات النهار حتى يمسى و فى اى ساعات الليل حتى يصبح ۔

یعنی رات اور دن کے کسی حصہ میں جب مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتا ہے اگر رات ہے تو صبح تک اور دن ہے تو شام تک اس کیلئے دعائے رحمت ومغفرت کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اکرم سید عالم ﷺ کے مزار پر انوار پر اللہ کے حکم سے روزانہ ہر صبح وشام ستر ہزار فرشتے درود وسلام کی ڈالی پیش کرنے کیلئے آتے اور جاتے ہیں۔ ہمارے سرکار ابد قرار کا بارگاہ رب العزت میں ایسا اعزاز و اکرام ہے۔ جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی، اسی رسول اعظم نبی مکرم کی وجاہت کا صدقہ ہے کہ آپ کی امت مرحومہ کے وہ لوگ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتے ہیں اس روز صبح وشام ستر ہزار فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں، سید عالم ﷺ کے صدقہ وطفیل میں آپ کی امت کو اتنا بڑا اعزاز عطا کیا گیا جس کی عظمت کا اندازہ ناممکن ہے۔

عیادت کرنے والا رحمت میں غرق رہتا ہے

حدیث: **عن على رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا عاد المسلم اخاه مشا خرافة الجنة حتى يجلس فاذا جلس غمرته الرحمة ۔ رواه بن حبان فى صحيحه مرفوعا۔**

ترجمہ: سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ و بہار میں چلتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو ہر طرف سے اس کو رحمت گھیر لیتی ہے۔ رب کی بندوں پر کیا کیا شفقتیں اور کیسی کیسی عنایتیں ہیں، یہ سب صدقہ ہے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کا۔ مثل مشہور ہے ”رحمت حق بہانہ می جوید بہانمی جوئید“ اللہ اکبر! جب مسلمان عیادت کے ارادہ سے گھر سے چلتا ہے تو گویا وہ جنت کی روشوں میں چلتا ہے اور جب مریض کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے تو شامیانہ رحمت میں بیٹھتا ہے، زمین پر نہیں جنت الفردوس میں گھوم پھر رہا ہے کسی مریض کے کمرے میں نہیں رحمت کی آغوش میں بیٹھا ہے۔ الحمد لله على ذلك ۔

تھوڑی دیر کی عیادت ہزار سال کے عمل کے برابر

حدیث: **عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من عاد مريضا او جلس عنده ساعة اجرى الله تعالىٰ له عمل الف سنة لا يعصى الله فيها طرفة عين ۔ رواه ابن ابى الدنيا فى كتاب المرض و الكفارات۔**

ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی نے کسی مریض کی عیادت کی اور جا کر اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا، تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہزار سال کے ایسے عمل کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے جس میں پلک مارنے کے

برابر بھی اللہ کی نافرمانی کا شائبہ نہیں پایا جاتا۔ سچ فرمایا امام اہل سنت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ و الرضوان نے:

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

صدق نیت، خشوع وخضوع، اعمال صالحہ کی روح ہے یونہی عمل کا دنیاوی خیالات اور شیطانی وسوسوں سے پاک ہونا اس کے کامل ہونے کا سبب ہے۔ لیکن انسان کے اعمال عموماً خشوع وخضوع سے خالی اور وساوس سے آلودہ ہوتے ہیں اس لئے ان کی قبولیت کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا، مگر قربان جایئے ارحم الراحمین کے بے پایاں بخشش وانعام پر کہ مریض کی عیادت کی نیت سے تھوڑی دیر مریض کے پاس بیٹھنے پر ایک ہزار سال کے ایسے عمل کے برابر اجر وثواب عطا فرماتا ہے جو ہر طرح کی ادنیٰ نافرمانی کے شائبہ سے پاک اور جملہ ظاہر وباطن گناہ کی آلائش سے صاف خالصاً لوجہ اللہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مریض کی عیادت کا عمل اتنا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اپنے کرم سے اپنے فضل خاص کا دروازہ کھول دیتا ہے اور خزانۂ غیب سے عیادت کرنے والوں کو انعام دیتا ہے۔

عیادت کرنے والے کو بیک وقت تین فائدے حاصل ہوتے ہیں

حدیث: **عن عبد الله بن عمرو و ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنهم قالا من عاد مريضا اظله الله بخمسة و سبعين الف ملك لا يرفع قدما الا كتب له به حسنة و لا يضع قدما الا حط عنه سيئة و رفع له بها درجة حتى يقعد فی مقعده فاذا قعد غمرته الرحمة فلا يزال كذلك حتى اذا اقبل حيث ينتهی الى منزله (رواه الطبرانی فی الاوسط)**

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جو کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں سے سایہ کرواتا ہے۔ اور

ہر قدم اٹھانے پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر قدم رکھنے پر ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے رحمت اسکو ڈھانپ لیتی ہے، جب تک وہاں بیٹھا رہتا ہے اسی حالت میں ہوتا ہے جب اپنے گھر لوٹ جاتا ہے تو اس کی یہ حالت ختم ہو جاتی ہے۔

سبحان اللہ! بارگاہ الٰہی میں عیادت کرنے والے کی کیا قدر و منزلت ہے، ہر اٹھنے والے قدم پر نیکی اور جب اٹھے ہوئے قدم زمین پر رکھے تو گناہ مٹے، اور آخرت میں اس کے درجے بلند ہوں اور گھر واپس ہونے تک رحمت الٰہی کے گھیرے میں رہنے کا شرف پایا۔ کیا خوب نصیب ہے امت محمدیہ۔ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام۔

عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے

حدیث: **عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله ايما رجل يعود مريضا فانما يخوض فی الرحمة فاذا قعد عند المريض غمرته الرحمة، قال فقلت يا رسول الله هذا للصحيح الذی يعود المريض فما للمريض، قال تحط عنه ذنوبه ۔ (رواه احمد و رواه ابن ابی الدنيا و الطبرانی فی الصغير و الاوسط۔)**

ترجمہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جو بھی مریض کی عیادت کرے گا دریائے رحمت میں غوطہ لگائے گا۔ اور جب مریض کے پاس بیٹھ گیا تو رحمت اس کو ڈھانک لے گی۔ حضرت انس کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو تندرست کیلئے ہوا، جس مریض کی عیادت کی گئی اس کیلئے کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: مریض کے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں۔

مریض کی عیادت کے بارے میں بہت سی حدیثیں کتابوں میں موجود ہیں ان میں سے چند حدیثوں کو یہاں نقل کر دیا ہے ان احادیث سے معلوم ہو گیا کہ مریض کی عیادت میں دین و

دنیا کی بے شمار برکتیں اور خوبیاں پائی جاتی ہیں جو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے، صاحبان بصیرت اور ارباب عبرت کیلئے اتنا بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے اسلامی حقوق کو ادا کرتے رہیں۔ آمین، آمین۔

بیمار کی عیادت کے وقت کیا کرے؟

حدیث: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ اذا دخلت علی المریض فمره یدعو لك فان دعاءه کدعاء الملائکة ۔ رواه ابن ماجه ۔

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کیلئے کہو کیونکہ مریض کی دعا ملائکہ کی دعا کی طرح ہے۔

حدیث: عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ عودوا المرضی و مروهم لیدعو لکم فان دعوة المریض مستجابة

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کیا کرو اور ان سے دعا کی درخواست کرو اس لئے کہ مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

حدیث: عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا ترد دعوة المریض حتی یبرأ ۔ (رواه بن ابی الدنیا ۔)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا مریض کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مریض مستجاب الدعوات ہوتا ہے اس کی دعا رد نہیں کی جاتی، مریض کی دعا ملائکہ کی دعا کے مانند ہے، اس لئے حضور اقدس ﷺ نے عیادت کرنے

والوں کو حکم دیا، کہ جب تم مریض کے پاس عیادت کیلئے جاؤ تو اس سے دعا کیلئے کہو، اپنے لئے اور دوسرے مسلمانوں کیلئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کو بھی نہ بھولیں۔

عیادت کرنے والا مریض کیلئے دعا کرے

حدیث: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ من عاد مریضا لم یحضر اجله فقال عنده سبع مرات اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك الا اعافه اللہ من ذلك المرض ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی و ابن حبان و الحاکم ۔)

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو کسی شخص کی عیادت کو گیا اور اس کے پاس سات مرتبہ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھ لیا تو اگر اس کی موت نہیں ہے تو اللہ اس کو اس مرض سے عافیت عطا فرمائے گا۔

حدیث: عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالی عنہا قالت النبی ﷺ یعود بعض اهله یمسح بیده الیمنی و یقول اللهم رب الناس اذهب الباس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك لا یغادر سقما ۔ متفق علیه ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کی عیادت فرمائی تو اپنے دائیں ہاتھ کو بدن پر پھیرا اور فرمایا اللهم رب الناس الخ۔ یعنی سب کے پالنے والے مولیٰ تکلیف کو دور کر دے شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا دراصل تیری ہی شفا ہے ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری کا نشان بھی باقی نہ رہے۔

پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے عام لوگوں کو ترغیب دی ہے کہ جب عیادت کی غرض سے جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے اس کی صحت و شفا کی دعا کرو انشاء اللہ دعا قبول ہوگی

اگر اس کی موت نہیں لکھی ہے تو دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے چھٹکارا عطا فرمائے گا۔ اس حدیث میں مریض کی پیشانی یا بدن پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر نہیں، مگر دوسری حدیث میں دعا کے ساتھ یہ بھی آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ مریض کے بدن پر اپنا دست کرم پھیرتے اور دعا کے وقت اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا سر یا تکلیف کے مقام پر رکھ کر شفا کی دعا پڑھتے، اور سنت سے یہ بھی ثابت ہے کہ مریض کا نام بھی دعا میں لے چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے جب حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ،
(مسلم)

اے اللہ سعد کو شفا دے، اللہ سعد کو صحت دے، اللہ سعد کو اچھا کر دے۔

کبھی ایسا ہوا کہ مریض نے تکلیف کی شکایت کی تو حضور اکرم نے اس کو دعا پڑھنا سکھائی۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ سرکار سے بدن میں درد کی شکایت کی حضور نے فرمایا جہاں تکلیف ہے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ۔ بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ، یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس تکلیف کے شر سے جس کو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں۔

بہر حال ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مریض کی عیادت کیلئے جائے تو اس کیلئے صحت و عافیت کی دعا کرے تکلیف کی جگہ خود اپنا ہاتھ رکھ دے یا مریض کا ہاتھ رکھوا کر دعا پڑھے اور مریض کا نام بھی لے سکتا ہے اس طرح رقیہ یعنی دعائیہ کلمات پڑھے یا قرآنی آیات کی تلاوت کرے یا وہ دعائیں جو حضور اکرم ﷺ سے مروی ہیں یا بزرگان دین سے منقول ہیں۔ ان کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا جائز ہے بلکہ سنت سے ثابت ہے اس سے بیمار کو شفا ملتی ہے۔ علاج کا ایک روحانی طریقہ یہ بھی ہے۔ اس کو ناجائز حرام اور بدعت کہنا ظلم ہے اور شریعت و سنت سے

بے خبری کی دلیل ہے، مریض کو بھی دعا پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیئے کہ مریض کی دعا خود اس کے حق میں فائدہ مند ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ابی وقاص کو حالت مرض میں دعا سکھائی۔

نوٹ :- مریض اگر غیر محرم ہے تو اس کے بدن یا پیشانی پر ہاتھ نہ رکھے، خود مریض کو اس کا ہاتھ رکھنے کو کہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حضور کی عیادت کرنا اور "رقیہ" کرنا

حدیث **عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی فقال یا محمد اشتکیت ؟ قال نعم قال بسم اللہ ارقیك من کل شیء یوذیك من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیك بسم اللہ ارقیك۔**

ترجمہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کا مزاج ناساز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جبرئیل نے عرض کی میں اللہ کے نام سے آپ کیلئے رقیہ یعنی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر اس چیز سے بچائے جو آپ کو تکلیف پہنچائے اور ہر حسد کرنے والوں سے محفوظ رکھے میں دعا کرتا ہوں کہ بسم اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے۔

معلوم ہوا کہ مریض کی عیادت اور اس کیلئے دعائیہ کلمات "رقیہ" یعنی جھاڑ پھونک کرنا جبرئیلی سنت اور طریقہ ہے۔ مریض پر اس دعا کو پڑھ کر دم کرنا مفید ہے۔

مریض کے پاس دل بہلانے والی بات کرنا

ترجمہ **عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ان النبی ﷺ دخل علی اعرابی عودہ و کان اذا دخل علی من یعودہ قال لا باس طہور ان شآء اللہ تعالیٰ ۔ رواہ البخاری ۔**

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار ایک دیہاتی شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب بھی بیمار کو دیکھنے کیلئے تشریف لیجاتے تو فرماتے یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اس تکلیف سے گناہوں سے پاکی حاصل ہوگی۔

سنت یہی ہے کہ مریض کے پاس تسلی تشفی کی باتیں کریں، تاکہ اس کی گھبراہٹ اور وحشت دور ہو ایسی باتیں ہرگز نہیں کرنی چاہئے جس سے مریض مایوسی کا شکار ہو اور اس کی گھبراہٹ اور بے چینی میں مزید اضافہ ہوجائے، عورتوں میں خاص طور سے یہ عادت پائی جاتی ہے کہ مریض کے پاس بیٹھ کر دنیا بھر کے مریضوں کے وحشتناک قصے ان کی پریشان کن تکلیفوں کے تذکرے، علاج کے باوجود صحت یاب نہ ہونے کی باتیں مایوس کن انداز سے رونے کی آواز نکال کر کرتی ہیں کہ موت سے پہلے مریض کو اپنی موت سامنے نظر آنے لگتی ہے یہ سب بری حرکت ہے، اس سے تمام مرد وعورت کو بچنا چاہئے اگر اچھی تسلی بخش گفتگو کا سلیقہ نہیں ہے تو خاموشی سے مزاج پرسی کر کے واپس آجانا چاہئے کسی مسلمان کا مصیبت میں دل بہلانا بھی عبادت ہے۔

مریض کو پڑھنے کیلئے مفید دعائیں

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس تکلیف کی برائی سے جس میں مبتلا ہوں اور جس سے بچنا چاہتا ہوں۔

پڑھنے کا طریقہ

پہلے سات بار بسم اللہ شریف پھر ایک بار یہ دعا پڑھے، بدن میں جس جگہ تکلیف یا درد ہے مریض اپنا دایاں (سیدھا) ہاتھ رکھے پھر دعا پڑھے بدن کے درد کیلئے یہ دعا مجرب ہے

۔ اور اگر پورا بدن درد کر رہا ہے تو دونوں ہاتھوں کو اس طرح ملائے جیسا دعا کے وقت ملاتے ہیں ۔ پھر دعا پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیر دے چند روز ایسا کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ تکلیف جاتی رہے گی۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے تمام خوبیاں ہیں، اللہ کے سوائی معبود نہیں اور نہ کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت، مگر اللہ کو۔

اس حدیث کو امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس دعا کے بارے میں سیدنا ابو [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے ان کلمات کو پڑھ لیا پھر اسی دن یا رات یا اس مہینہ میں انتقال کر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیگا۔

پڑھنے کا طریقہ

اس دعا میں پانچ کلمے ہیں، ہر کلمہ پڑھ کر ترتیب کے ساتھ انگلیوں کو بند کرتا جائے جب دعا پوری ہوجائے تو پھر انگلیوں کو کھول دے، دعا کے شروع میں بسم اللہ شریف ایک بار پڑھے۔

(۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام خوبیاں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ طاقت وقوت ہے، مگر اللہ کو۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، بن حبان اور حاکم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے اور حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی پیش کیا ہے۔ **من قالها فی مرضه ثم مات لم تطعمه النار۔**

اس حدیث پاک کے الفاظ وہی ہیں لیکن اس میں چند الفاظ مکرر بیان کئے گئے ہیں اور اس دعا کے پڑھتے وقت انگلیوں کو بند کرنے کا ذکر نہیں کیا گیا اگر چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اس دعا کے شروع میں بھی بسم اللہ شریف پڑھیں۔

(۴) **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔**

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔

اس دعا کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن مالک کے حوالے سے نقل فرمایا ہے اور حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان پیش کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایما المسلم دعا بها فی مرضه اربعین مرة فمات فی مرضه ذلك اعطی اجر شهید ۔ وان برأ برأ و قد غفر له جمیع ذنوبه ۔

یعنی جو مسلمان بیماری کی حالت میں ان دعائیہ کلمات کو چالیس بار پڑھ لے پھر اسی مرض میں انتقال کر جائے تو اسے ایک شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر اچھا ہوگیا تو اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

یہ دعا مشکلات کے حل کیلئے تریاق اعظم ہے۔ سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس دعا کے ذریعہ اپنی مشکل کو بارگاہ الٰہی میں پیش کیا اور نجات پائی، بزرگوں نے فرمایا ہے

، کہ اس دعا کا سوا لاکھ ختم کر کے جس کام کیلئے دعا کی جائے انشاءاللہ تبارک وتعالیٰ وہ کام پورا ہوگا۔ آزمودہ اور مجرب ہے۔ جو لوگ بیمار ہو جائیں انہیں چاہئے کہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھتے رہیں، مرض اور تکلیف سے راحت ملے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(۵) **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا كِبْرِیَاءِ رَبِّنَا وَ جَلَالُهٗ وَ قُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنْكَ الْحُسْنٰی وَ اَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ كَمَا اُعِذْتَ اَوْلِیَائَكَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰی ۔**

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں۔ اور پاک ہے اللہ جو تمام بندوں اور شہروں کا پروردگار ہے اور حمد ہے اللہ کیلئے بہت زیادہ ایسی پاکیزہ حمد جو ہر حالت میں برکت والی ہے، اللہ بہت بڑا ہے، ہمارے رب کی بڑائی اس کا جلال اور اس کی قدرت ہر جگہ ہے، یا اللہ اگر تو نے مجھے اس لئے بیمار ڈالا ہے کہ میری روح قبض کرے اسی بیماری میں تو میری روح کو ان لوگوں کی روح کے ساتھ ملا دے جنہیں تیری طرف سے مخصوص بھلائیاں پہنچیں اور مجھے جہنم کی آگ سے بچالے جیسا کہ تو نے اپنے دوستوں کو بچایا ہے، جنہیں تیری طرف سے مخصوص بھلائیاں ملیں۔

اس کو محدث جلیل امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ نے **کتاب المرض والکفارات** میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے نقل فرمائی ہے۔ اور یہ بیان کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کو یہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا۔

اعلم انك اذا قلت ذلك فی اول مضجعك من مرضك نجاك الله من النار فان مت فی مرضك فالی رضوان الله و الجنة و ان كنت قد اقترفت ذنوبا تاب الله علیك ۔

یعنی اے ابو ہریرہ اس کو اچھی طرح سمجھ لو بیمار ہوتے ہی پہلے اس دعا کو پڑھ لو اگر پڑھ لوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو جہنم سے نجات دے دے گا اور اگر تمہارا انتقال ہوگیا اسی بیماری میں تو تم

اللہ کی رضا اور اس کی جنت میں پہنچ جاؤ گے اور اگر تم نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں توبہ کی توفیق دے کر تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔

سبحان اللہ! حضور آقائے نامدار سید عالم ﷺ کے صدقہ وطفیل میں آپ کی امت کے کمزوروں اور بیماروں کو وہ وہ انعامات اور برکات وحسنات عطا کئے گئے ہیں جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ و الحمد لله علی نعمائه و احسانه

(٦) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّسِ الرَّحْمٰنِ الْمُلْكِ الدَّيَّانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُسَكِّنُ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ وَ مُنَيِّمُ الْعُيُوْنِ السَّاهِرَةِ۔

ترجمہ: پاک ہے جو مالک حقیقی تمام عیبوں سے پاک بڑا مہربان انصاف کرنے والا بادشاہ، یا اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو ہی پھڑ کنے والی رگوں کو سکون بخشنے والا، نیند سے بیگانی آنکھوں کو چین کی نیند سلانے والا ہے۔

اس دعا کو بھی امام ابن ابی الدنیا نے حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نقل فرمایا ہے لیکن یہ روایت معضل ہے۔ اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دعا کو جو مریض پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرمائے گا، ان دعاؤں کے علاوہ اور بھی بہت سی چھوٹی بڑی دعائیں کتابوں میں منقول ہیں یہاں اختصار کی غرض سے انہیں چند دعاؤں پر اکتفا کیا گیا ہے۔
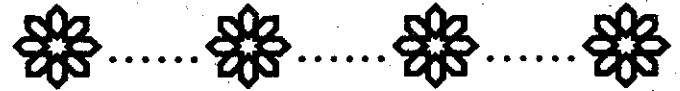
مصطفیٰ کریم ﷺ کے احسانات یاد کرو!

(ماخوذ از افاضات امام اہل سنت مولینا احمد رضا خاں فاضل بریلوی)

اے اپنی جان پر ظالمو......! اے بھولے ناوان مجرمو......! کچھ خبر ہے...... تمہیں کچھ خبر ہے...... ارے وہ اللہ واحد قہار ہے...... جس نے تمہیں پیدا کیا...... جس نے تمہیں آنکھ، کان، دل، ہاتھ، پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں...... جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا، اور ایک اکیلے تنہا، بے یار و یاور بے وکیل اس کے دربار میں کھڑے ہو کر روبکاری ہونا ہے...... اس کی عظمت، اس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) وفلاں (گستاخ رسول وہابی) کو اس پر ترجیح دے لی ...... ارے اس کی عظمت، تو اس کی عظمت...... اس کے احسان، تو اس کے احسان...... اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ ہی کے احسانات اگر یاد کیا کرو تو...... واللہ العظیم......! باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان جمع ہو کر...... ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں...... ارے وہ...... وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت، اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر...... سب سے پہلی جو یاد آئی...... وہ تمہاری ہی یاد تھی ...... دیکھو......! وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور...... نہیں نہیں...... وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا...... اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ کا نور...... شکم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی ...... سجدے میں گرا ہے اور نرم و نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے...... رب امتی امتی...... اے میرے رب......! میری امت......! میری امت......! کیا کبھی کسی کے باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے بیٹے، شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا...... ایسا درد رکھا ہے...... حاش للہ......! ارے وہ...... وہ ہیں کہ پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو جب قبر انور میں اتارا ہے...... لب ہائے مبارک جنبش میں ہیں۔ فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سنا ہے...... آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں ...... رب امتی امتی ...... اے

میرے رب......!میری امت ......!میری امت ......!سبحان اللہ ......!پیدا ہوئے تو تمہاری یاد......دنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد......کیا کبھی کسی کے باپ، استاد، پیر، آقا، حاکم، بادشاہ نے ......بیٹے، شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا......ایسا درد رکھا ہے......استغفر اللہ......!ارے وہ...... وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح لاتے ہو......تمہارے درد ہو، کرب و بے چینی ہو، کروٹیں بدل رہے ہو...... ماں، باپ، بھائی، بیٹا، بی بی، اقربا، دوست، آشنا، دو چار راتیں کچھ جاگے، سوئے آخر تھک تھک کر جا پڑے......اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں......نیند کے جھونکے آ رہے ہیں......اور وہ پیارا بے گناہ، بے خطا ہے کہ تمہارے لئے راتوں جاگا......کیا تم سوتے ہو......اور وہ زار زار رو رہا ہے......روتے روتے صبح کر دی کہ......رب امتی امتی ......اے میرے رب......! میری امت......!میری امت ......! کیا کبھی کسی کے باپ، پیر ، استاد، آقا، حاکم، بادشاہ نے ......بیٹے، شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا......ایسا درد رکھا ہے......حاش للہ......! ارے ہاں، ہاں......! درد، بیماری، مرض یا مصیبت میں ماں، باپ کی محبت کیا جانچنا......کہ ان میں نہ تمہاری خطا، نہ ماں باپ پر جفا، یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور......تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو، نافرمانی ٹھانو، سو سو کہیں اور ایک نہ مانو...... ماں سے بُرے، باپ سے بُرے، رات دن بُرے، ہر وقت بُرے، دیکھو تو......!ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں......وہ پیارا، وہ مجسم رحمت، وہ نعمتوں والا، وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمھاری لاکھ نافرمانیاں دیکھے......کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے، اس پر بھی تمھاری محبت سے باز نہ آئے......دل تنگ نہ ہو، محبت ترک نہ فرمائے، سنو وہ کیا فرما رہا ہے۔ دیکھو......!تم گود میں سے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے......هلم الی هلم الی ارے میری طرف آؤ......! ارے میری طرف آؤ......!مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو......!دیکھو وہ فرماتا ہے......تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو......اور میں تمھارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں......کیا کبھی کسی کے باپ، آقا، حاکم، بادشاہ نے ......بیٹے، شاگرد، مرید ، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا......ایسا درد رکھا ہے......استغفر اللہ......!ارے دنیا کی ساعت تیر ہے......آنکھ بند کئے سو رہا ہے......قیامت بہت جلد آنے والی ہے، جانتا ہے قیامت کیا ہے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ

(پ۳۰ سورہ عبس آیت ۳۴ تا ۳۷)

جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، جورو، بیٹوں سب سے، ہر ایک اس دن اسی حال میں غلطاں، پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لا سکے گا۔

اس دن جانیں کہ فلاں (گستاخ رسول دیوبندی) یا فلاں (گستاخ رسول وہابی) تیرے کام آ سکیں......حاش للہ......! واللہ العظیم......!اس دن وہی پیارا حبیب، کام آئے گا، اس کے سوا باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں......سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے...... ہاں وہ پیارا، بے کسوں کا سہارا، وہ بے یاروں کا یارا، وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا، وہ محبوب محشر آرا، وہ رؤف رحیم ہمارا، فرمائے گا......انا لها، انا لها میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر بھی یہ نظر کرنا ہے کہ......سنکھوں کی گنتی میں ازدحام...... ہزاروں منزل کے فاصلوں پر مقام...... لاکھوں حساب کے لئے حاضر کئے گئے......میزان عدل لائی گئی......نامہ اعمال پیش ہوئے......لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے ......جو بالائے جہنم نصب ہے......تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ...... نیچے نظر کریں تو کروڑوں منزل تک کا گہراؤ اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سیس برابر پھول اُڑ اُڑ کر آ رہے ہیں......جانتے ہو وہ پھول کیسے اونچے اونچے محلوں کے برابر...... گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں......لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں...... پچاس ہزار برس کا دن......تانبے کی زمین......سروں پر رکھا ہوا آفتاب......زبانیں پیاس سے باہر ہیں......دل ابل ابل کر گلے پر آ گئے ہیں......اتنا ازدحام......اور اتنے مختلف کام......اور

اتنے فاصلوں پر مقام......اور خبر گیراں صرف ایک......وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلوۃ والسلام......ابھی میزان پر آئے......اعمال تلوائے......حسنات کے پلے گراں کرائے ......ابھی صراط پر کھڑے ہیں......غلام گزر رہے ہیں...... وہ دردناک آواز سے عرض کر رہے ہیں......**رب سلم سلم**......الٰہی......! بچالے......! بچالے......! ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں......پیاسوں کو وہ شربت جانفزا پلا رہے ہیں...... گویا تن مردہ میں جان رفتہ واپس لا رہے ہیں......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی......یارسول اللہ......! حضور......! میری شفاعت فرمائیں......! فرمایا......! میں کرنے والا ہوں......عرض کی (☆) یارسول اللہ ﷺ......! اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں......فرمایا......سب میں پہلے صراط پر......عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں......فرمایا......میزان پر......عرض کی وہاں پر بھی نہ پاؤں......فرمایا......حوض کوثر پر کہ ان تینوں جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا......

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ابدا......آمین

للہ انصاف......! کیا......ان کے احسانوں سے جہاں میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے......پھر کیسا سخت کفران ہے کہ......جو ان کی شان میں گستاخی کرے اور......تمھارے دل میں اس کی وقعت ہو......اس کی محبت اس کا لحاظ......اس کا پاس نام کو باقی رہے......ببیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی......

بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلَ

الٰہی کلمہ گویوں (پڑھنے والوں) کو سچا اسلام عطا کر......صدقہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی وجاہت کا......

(☆ یہ حدیث جامع ترمذی میں ان سے مروی ہے ۱۲ منہ)